محفل ذکر سیدنا فتح خیبر شیر خدا حضرت اعلی المرتضیؓ

؎ کیسے میں تیرے فکر کی تصور بناؤں   کیا سامنے چراغ اپنا سورج کے دیکھاؤں

اللہ کا شکر ہے کہ ہمیں اللہ نے یہ توفیق بخشی ہے ہمیں ابھی شائد اس بات کا احساس نہیں ہے کہ ہم کس کی بات کر رہے ہیں اور شائد زندگی بھر نہ ہو سکے ہم یہ جان نہ سکیں کہ یہ کتنی بلند ہستی ہے اور کتنے بلند اعلی مراتب پر فائز ہے یہ ان کا کرم ہے کہ ان کی نظر ادھر ہے اتنے بزرگوں کا ذکر ہر مہینے کرنا اور اتنی محبت سے کرنا اور بے لوث ہو کے کرنا کسی قسم کی لالچ کے بغیر کرنا اور آپ کی محبت کو دل میں رکھ کر کرنا یہ ہماری مجالس کا خصہ ہے اللہ کا شکر ہے کہ ہمارے مرشد نے ہمیں صرف خلوص ہی سیکھایا ہے باقی کوئی اور شے سیکھائی نہیں لحاظہ ہمیں آتی بھی نہیں۔

میں ایک دن بیٹھا ہوا تھا اعلیہ محترمہ کے پاس تو بڑی پیاری انہوں نے بات کہی میں اس کو بھول نہیں سکا جب انہوں نے یہ سالانہ محافل کی لسٹ دیکھی تو وہ فرما رہی تھی میں تو اس بات پر حیران ہوں کہ اتنے بزگوں کا ذکر پورا سال کیا گیا ہے اتنے اللہ والوں کا ذکر کیا گیا کہی مجدد پاک کا ذکر کیا گیا کہی حضرت شاہ نقشبند کا ذکر کیا گیا کہی اعلحضر ت کا ذکر کیا گیا کہی حضرت عثمان غنیؓ کا ذکر کہی فاروق اعظمؓ کا ذکر کہی حضرت سیدنا صدیق اکبرؓ کا ذکر کہی سیدنا فاطمہؓ کا ذکر کہی حضرت عائشہؓ کا ذکر اتنی اتنی بزرگ ہستیوں کا ذکر ہم کر رہے ہیں میں تو یہ سوچ رہی ہوں ہم تو ان کا ذکر کر ہی رہے ہیں جب یہ سارے مل کر ہمیں انعام دیں گے تو کیا ہوگا۔ ان میں سے تو ایک ہی بڑا ہے ان میں سے تو آپ کوئی ایک اٹھائیں وہی بڑا ہے تو اتنے بزرگ جب مل کر ہمیں انعام دیں گے کہ تم نے ہماری محبت سے باتیں کی ہمارا پیار سے ذکر ہماری سیرت کی باتیں ہمارے لیے تم نے روٹیاں پکائی ہمارے لیے لوگوں کو دعوتیں دی ہمارے لیے تم نے محبت سغ اہتمام کیے خدا کی قسم یا تو یہ مانو کہ ان کے پاس شے ہی کوئی نہیں ہے اور یا یہ مان لو کہ ساری محبتیں کرم فضل یہ دے سکتے ہیں۔ یا تو یہ مانو کچھ بھی نہیں ہیں یا پھر یہ مانو کہ کائنات کے کرم فضل سب ان کے پاس ہیں۔

حضرت عائشہ جیسا کون ہوسکتا ہے؟ حضرت فاطمہ جیسا کون ہوسکتا ہے؟ سیدنا صدیق اکبرؓ سے آگے کون ہے؟ سیدنا فاروق اعظمؓ سے پیارا کون ہے؟ سیدنا عثمان غنیؓ کی محبت کی کیا ہی بات ہے اور سیدنا حضرت علیؓ جن کی محبت کو حضور نے اپنی محبت کہا ہے۔

ان **سالانہ محافل کا مقصد** صرف ایک ہے کہ ان کی سیرت سے روشنی لے کر اپنی زندگی کو روشن کیا جائے یہ مقصد ہے اور اس کے لیے چند لوگ ہی بڑے ہیں۔ جو ان کا محبت سے ذکر کریں اور ان کی سیرت کی گفتگو کر کے ہمارے قلب منور ہو جائیں۔

اللہ تعالی نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا:

وقلو مع صدقین

"سچے لوگو کے ساتھ رہا کرو۔"

سچے لوگوں کے ساتھ رہو تو ان سے بڑا سچا کون ہے حضرت ابوبکر سے بڑا سچا کون ہے؟ حضرت عمرؓ سے بڑا سچا کون ہے؟ حضرت علیؓ سے بڑا سچا کون ہے؟ یہی سچے لوگ ہیں

؎ میلاد منائیں ہم ۔۔۔۔ کربلا کی باتیں کریں ہم ۔۔۔۔ اللہ ایصال ثواب کریں ہم ۔۔۔۔ عرس منائیں ہم ۔۔۔۔ بزرگوں کے ذکر کریں ہم ۔۔۔۔۔۔ تو پھر ہم کو کیا غم ۔۔ سارا کچھ تو ہم کریں

اس پر بڑا افسوس طلب معاملہ ہے کہ آج جو حالات کھل چکے ہیں وہ عجیب ہیں کہ اگر آج تبلیغ کی بات کی جائے تو فورا دیوبندی ذہن میں آتے ہیں سارا دن لوٹا پکڑ کر بستر ے پکڑ کر تبلیغ کرتے پڑتے ہیں فورا ان کا نام ذہن میں آجائے گا کہ تبلیغ یہی کرتے ہیں۔ قرآن کی بات کی جائے تو فورا اہلحدیث ذہن میں آتے ہیں بڑا قرآن پڑھتے ہیں قرآن بڑا اچھا پڑتے ہیں قرآن کے حوالے سے ان کا فورا ذہن میں آئے گا آپ اہل بیت کی محبت کا ذکر کریں علی المرتضی شیر خدا امام حسین واقعہ کربلا حضور کے گھر والوں کی محبت کی باتیں کریں تو فورا ذہن میں آئے گا کہ لگتا شیعہ ہے یہ بندہ اتنا علی کا ذکر کر رہغ ہے یہ علی علی جتنے کرتے ہیں لگتا ہے سارے شعیں ہیں۔ (استغفر اللہ) تو سنیوں کے پاس کیا رہ گیا۔

تبلیغ لے گئے دیوبندی ۔۔۔۔ قرآن لے گئے اہلحدیث ۔۔۔۔ اہل بیت کا ذکر لے گئے شیعے ۔۔۔ سنیوں کے پاس رہ گئے یہ مزار اور یہ چادریں (استغفر اللہ) اور یہ ہمارے ذمے پڑھ گئے اور یہ سوکلٹ پیر یہ سنیوں کے خطے میں آگئے ایسا ہرگز نہیں۔

خدا کی قسم! تبلیغ سے بڑا ہمارا کوئی نہیں۔ تبلیغ ہمارا شعبہ ہے قرآن بھی ہمارا شعبہ ہے اہل بیت کی محبت بھی ہمارا ہی کام ہے۔ لیکن افسوس یہ ہے کہ آج معاملہ اور ہو گیا ہے (اللہ کرے کہ ہم دوبارہ اپنے اصل مقام پر آئیں اور اہل سنت کی اصلیت لوگوں کے سامنے ابھر کر آئے) کہ ہم صرف جا کر موم بتیاں جلانے والے لوگ نہیں ہے ہم عمل والے لوگ ہیں۔ یہ چند لوگوں نے بدنام کر دیا ہے بس کالا کر دیا ہے نیچے سے نورانی چہرہ ہمارا ہی ہے اصل نورانی چہرہ ہمارا ہی ہے یہ وقتی لوگوں نے دھول جما دی ہے اور بس اس دھول کی وجہ سے لوگ بیمار ہیں لوگ دکھی ہیں۔

ابھی بات ہو ہی تھی کہ ایک ساتھی نے کسی سے کہی کہ حضرت آپ کسی کی بیت ہیں آپ کسی سے نسبت رکھتے ہیں تو اس نے جو جواب دیا وہ انتہائی تکلیف دہ تھا اس نے کہا الحمد اللہ میں کسی کی بھی نہیں (استغفر اللہ) کتنا دکھ ہے اس جملے پر تو کیوں کیونکہ اس قدر ظالموں نے اس قدر تکلیف دی ہے بڑا دکھ ہوا سن کر کہ اتنی خوشی سے کہہ رہے ہو فخر سے مطلب ایک تو بزرگوں کی نسبت نہیں اور فخر دیکھیں کہ شکر ہے میں کسی کی بیت نہیں ہوا۔ تو پوچھا گیا کہ اس کی وجہ کیا ہے؟ کہا گیا کہ یہ سارے دو نمبر اکٹھے ہوئے ہیں کیوں بیت کرنی ہے کسی کی (استغفر اللہ) ہم کس طرف چلے گئے۔

ہم ان بزرگوں کا ذکر اس لیے دوبارہ زندہ کر رہے ہیں کہ اصل میں ان کی محبتوں والے ہم ہی ہیں ان کے پیار والے ہم لوگ ہیں یہ ڈکڈوگی کرنے والے قبروں پر سجدے کرنے والے ہم نہیں ہیں یہ بدنصیب وہ کوئی اور ہے ہمیں بدنام کر رہے ہیں ہم تو محبت والے عمل والے لوگ ہیں یہ سیرت کا ذکر کیا جانا اس لیے ضروری ہے، بجائے فضائل بیان کرنے کے آپ کسی ایک بزرگ کے بھی فضائل کھولیں گے تو آپ کی زندگی ختم ہو جائے ان کے فضائل نہ ختم ہوں۔ ایسے اعلیٰ لوگ ہیں ایسی اعلیٰ شخصیات ہیں یہ اور ان کے لیے کتابوں کی کتابیں لوگوں نے لکھ دی لیکن حق ادا نہیں ہوا۔ ایسے ایسے اعلیٰ یہ حضور کے صحابہ ہیں لحاظ فضائل سے قطع نظر ایک فضائل کی بات کر کے اصل میں ہم سیرت کو فوکس کرتے ہیں تاکہ اور کچھ نہیں تو ایک آپ کی زندگی کا ایسا واقع ہماری نظر میں آجائے اور وہ واقع ہماری زندگی کے وہ تمام غم دور کر دے اور ہمیں روشن کر دے یہ مقصد ہے۔

حضرت علی المرتضیٰ شیر خداؓ آپ ابوطالبؓ کے صاحبزادے ہیں اور حضور کے چچا حضرت ابوطالب کے بیٹے ہیں حضرت ابوطالب قیصر الا آیال تھے اور آپ کے مزید صاحبزادے بھی ہیں ان میں سے حضرت علیؓ ہیں حضرت علیؓ بچپن سے ہی آپ کی تربیت جو ہے وہ حضور علیہ السلام کے ساتھ ہی ہوئی ہے اور آپ وہ واحد صحابی ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے کعبہ شریف کے اندر پیدا ہونے کا شرف پیدا فرمایا ہے۔ دنیا میں کسی اور کو آج تک یہ شرف حاصل نہیں ہوا اور قیامت تک نہیں ہوگا یہ آپ ہی کا خاصہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کا انتخاب کعبہ شریف کے اندر فرمایا۔ آپ کی والدہ حضرت فاطمہ بنت اسدؓ جو حضور علیہ السلام کے ساتھ بہت محبت فرماتی تھیں کیونکہ حضور ﷺ کی والدہ وصال کر چکی تھی اور والد تو آپ کی ولادت سے پہلے ہی وصال کر چکے تھے دادا بھی آپ کے پہلے ہی وصال کر چکے تھے تو ساری کی ساری جو تربیت ہے سارا جو والدہ کا پیار ہے وہ آپ کو حضرت فاطمہ بنت اسدؓ سے ملا ہے جو حضرت ابوطالب کی عالیہ ہیں بہت پیار تھا اور جب آپ کا وصال ہوا حضرت فاطمہ بنت اسدؓ کا تو حضور ﷺ نے ان کو اپنے ہاتھوں سے لحت میں اتارا ہے اپنے ہاتھوں سے لحت میں رکھا ہے۔ جب آپ کا وصال ہو چکا تھا تو جب ان کی قبر گودی گئی تو حضور علیہ السلام خود ان کی قبر میں اترے اور پہلے جا کر لیٹ گئے وہاں پر اور پھر اپنے ہاتھوں سے قبر میں اتارا اور بڑی محبت سے آپ کی آنکھوں میں آنسو آئے اور لوگوں نے پوچھا کہ آپ کیوں اتنا غمگین ہیں تو فرمایا

''یہی تو میری ماں ہیں جنہوں نے ماں سے بڑھ کر پیار دیا ہے حضرت فاطمہ بنت اسدؓ''

تو آپ جو ہیں کعبہ شریف میں طواف میں مشغول تھیں کہ درد ہوئی اور اس قدر زیادہ ہوئی کہ باہر نہ نکل سکی حرم سے کعبہ شریف کے اندر چلی گئیں۔ وہی ولادت علی ہوئی حضور ﷺ تشریف لائے آنکھیں نہیں کھولتے تھے یہ حضور آئے تو گود میں اٹھایا تو آنکھیں کھول دی۔ پہلی نظر حضرت علی کی اس کائنات پر جس پر پڑی ہے وہ محبت مصطفیٰ کا چہرہ ہے سب سے پہلے آپ کو دیکھا ہے اور حضور مسکرا دیئے کہ سمجھدار ہے یہ حضور نے ہی گھوٹی دی اور آقا ﷺ نے ہی نام مبارک رکھا اور آپ کے ساتھ پھر یہ بچپن سے ہی رہے ہیں۔ حضور ﷺ نے چھ برس کی عمر میں آپ کو اسلام کی دعوت دی ہے اور آپ نے اس کو قبول فرمایا اور بچوں میں سب سے پہلے ایمان لانے والے حضرت علی المرتضیٰ شیر خداؓ ہیں۔

لحاظ ایک بات اس میں یہ ثابت ہوئی کہ سیدنا حضرت علیؓ جو ہیں ان کا معاملہ آقا ﷺ کے ساتھ بچپن سے ہی ہے بچپن سے ہی یہ محبت اور پیار تھا مسلسل چلتا رہا یہاں تک کہ حضرت علی المرتضیٰ شیر خداؓ ہر جگہ حضور کے ساتھ رہے مکے میں بھی ساتھ رہے اور ہجرت کی رات حضور نے وہ کرم کیا جو کسی پر نہ کیا ہجرت کی رات آقا ﷺ نے آپ کو اپنا بستر عطا فرمایا اور اپنی امانتیں سپرد کرنے کے لیے آپ کی ڈیوٹی لگائی اور فرمایا کہ علی آپ میرے لیے یہ کام کریں میں تو رات کو نکل رہا ہوں صدیق اکبر کے ساتھ تو میرے پاس یہ امانتیں ہیں مکے والوں کی میں نہیں سمجھتا کہ تیرے سوا کوئی ہو جو امانتوں کو بہتر انداز میں پہنچا سکے۔

قابل غور بات

حضور ﷺ نے حضرت علیؓ کا انتخاب امانتوں کے لیے کیوں کیا؟

آقا ﷺ اور نبیوں کے معاملات میں جو سب سے بڑی امانت جو ہوتی ہے وہ علم ہوتا ہے علم نبیوں کی سب سے بڑی علامت ہے اور آقا ﷺ کی جتنی بھی وراثتیں ہیں ان میں کوئی شے نہیں سوائے علم کے۔ آقا ﷺ نے فرمایا:

نبی کچھ چھوڑ کے جب جاتا ہے اس کی وراثت نہیں بنتی اس کی وراثت علم ہوتا ہے تو لحاظ وہ امانت جو علم تھی وہ بھی آپ نے حضرت علی المرتضیٰؓ کے سپرد فرمائی ہے لحاظ آپ کو علم کے شہر کا دروازہ کا گیا ہے کہ آپ اسی امانت کے حقدار ہیں جو حضور نے آپ کو دی ہے تو وہ امانتیں آپ کو دی آقا ﷺ کی ہجرت کی رات جو تھی اس وقت جو بستر تھا وہ موت کا بستر تھا لیکن حضرت علی المرتضیٰؓ جو ہیں وہ بچپن سے ہی بڑی چڑی طبیعت رکھتے ہیں لحاظ کسی حوالے سے ڈر خوف کا معاملہ نہیں تھا آپ تسلی سے سوئے بلکہ آپ فرماتے ہیں

جتنی مجھے اس رات مزے کی نیند آئی کبھی بھی نہیں آئی سب سے زیادہ مزے دار نیند مجھے اس رات آئی کیوں اس لیے مجھے نبی نے فرمایا تھا کہ کل تو مدینے آئے گا تو مجھے یہ یقین ہو گیا کہ کل تک تو زندگی علی کی تو ہے تسلی سے سو یا رونہ میں ہر رات کو آخری رات سمجھ کر سوتا تھا کہ پتہ نہیں کل اٹھنا ہے کہ نہیں لیکن جب میرے نبی نے مجھے فرمایا کہ تو کل آئے گا تو مجھے یقین ہو گیا کہ میری رات موجود ہے بڑی زبردست نیند مجھے اس رات آئی۔

حضرت علیؓ کے فضائل

حضور ﷺ نے آپ کو جو محبت اور پیار دیا ہے اور آپ کے ساتھ جو عشق اور محبت کی داستانیں ہیں وہ سب کی سب سے جدا ہیں حضرت صدیق اکبرؓ کی کہانی کھولیں وہ جدا ہے حضرت عمرؓ کی کہانی الگ ہے حضرت عثمان غنیؓ کسی اور معاملے میں ہیں حضرت علی المرتضیٰؓ کا معاملہ بالکل ہی اور ہے اور حضور نے جو پیار اور محبت کے رنگ آپ کے ساتھ بنائے فرمایا

'' علی کے چہرے کی طرف نظر کرنا ہی عبادت ہے۔''

تم عبادت کرتے ہو مصلوں پر تم عبادت کرتے ہو مسجدوں میں تم عبادت کرتے ہو محرابوں میں کعبہ اور میری مسجد میں آؤں میں تمہیں بتاؤں علی کے چہرے کو دیکھنا بھی عبادت ہے حضرت ابوبکر کو کسی نے دیکھا کہ آپ مسلسل حضرت علی کو دیکھ رہے ہیں تو صحابی نے پوچھا کہ حضور کیا بات ہے آج مسلسل علی کو دیکھ رہے ہیں فرمایا کہ میں نے سنا ہے کہ حضورﷺ نے فرمایا کہ علی کا چہرہ دیکھنا عبادت ہے تو میں عبادت کر رہا ہوں۔ اللہ اکبر حضرت عمرؓ اور حضرت ابوبکرؓ کو کہ آپ سے پہلے خلافت میں آئے حضرت عثمان غنیؓ بھی پہلے خلافت میں آئے لیکن یہ تینوں حضرت علیؓ کی انتہا سے زیادہ محبت فرماتے تھے بہت محبت کرتے تھے ان میں آپس میں بڑا پیار تھا قرآن کے الفاظ ہیں کہ صحابہ آپس میں بڑے رحم دل ہیں آپس میں بڑی محبت کرتے ہیں ان کا آپس میں بڑا پیار ہے حضرت ابوبکر صدیقؓ حضور کے ساتھ مصلح پر بیٹھے ہیں مسجد نبوی شریف ہے اچانک حضرت علیؓ سامنے سے آئے حضرت ابوبکر مصلح چھوڑ دیتے ہیں اور اٹھ کر حضرت علی کا ہاتھ پکڑ کر اپنی جگہ پر بیٹھا دیتے ہیں فرمایا آقاﷺ نے فرمایا مسکرا کر

عزت والا ہی عزت والے کو پہچانتا ہے

یہ تم نے بڑا پیارا عمل کیا ہے ابوبکرؓ میرے ساتھ مصلحے پر بیٹھا ہوا تھا یہ بہت بڑی رحمت ہے نبی کے ساتھ مصلحے پر بیٹھنا تو نے وہ چھوڑ دیا علی کے لیے فرمایا اس کا مطلب کہ تو بھی عزت والا ہے اور جو آیا تھا وہ بھی عزت والا ہے تو نے اس کو جگہ دی ہے اللہ اور مریدوں کی تربیت بھی کر دی مریدوں کو نیا رنگ دیا عزت اور پیار کا پھر ارشاد فرمایا

''جس کا میں مولا اس کا علی مولا''

جس کا میں مولا اسی طرح اس کا علی بھی مولا ہے لحاظ اگر حضور سے کوئی (مولا کا مطلب مددگار) مدد مانگتا ہے تو حضور فرما رہے ہیں میں ضرور کروں گا لیکن ایسا کروں نہ تم علی سے ہی کہہ دو نہ تو بات ایک ہی ہے لحاظ جب ہم مولا علی کہتے ہیں تو پیٹ درد نہیں ہونی چاہیے تکلیف نہیں ہونی چاہیے جب ہم علی مشکل کشا کہتے ہیں مطلب کیا ہے کہ وہ مشکل کشا ہے اور آقاﷺ نے ان کی ڈیوٹی اپنی امت پر لگائی ہے اور آج بھی حضرت علی کے نام سے مشکل حل ہوتی ہے دنیا جہاں اس پر گواہ ہے اور حضرت علیؓ کی ساری زندگی اس پر گواہ رہی ہے آقاﷺ نے اتنی محبت کی ہے کہ

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے تین کام حضرت علی میں ایسے دیکھے ہیں کہ اگر ان میں سے ایک بھی مجھے مل جاتا تو ساری ندگی اللہ سے کچھ بھی نہ مانگتا تین کام حضرت علیؓ میں ایسے ہیں فرمایا گیا حضور وہ کون سے تین کام ہیں

سب سے پہلا یہ کہ حضور نے اپنی سب سے پیاری صاحبزادیا آپ کے نکاح میں دی ہے جس سے سب سے زیادہ محبت تھی وہ حضرت علیؓ کو نکاح میں دی حضرت فاطمہ زاہرہؓ فرمایا یہ بہت بڑا اعزاز ہے جو کسی اور صحابی کو نصیب نہیں ہوا۔

دوسرا یہ کہ حضورﷺ نے ان دونوں کا گھر مسجد کے ساتھ رکھا ہوا ہے اور حضرت علی کو اجازت تھی کہ وہ مسجد میں سے گزر سکتے ہیں کسی اور کو اجازت نہیں تھی فرمایا کہ یہ بہت اعزاز ہے کہ مسجد نبوی کی دیوار کے ساتھ جس کا گھر تھا وہ سیدنا حضرت علیؓ یہ بہت بڑا اعزاز ہے۔

تیسرا حضور نے خیبر کی فتح کے لیے پہلے ابوبکر کو بھیجا ابوبکر کامیاب نہ ہوئے حضور نے خیبر کی فتح کے لیے عمر کو بھیجا عمر کامیاب نہ ہوئے حضور نے خیبر کی فتح کے لیے خالد بن ولید کو بھیجا وہ بھی کامیاب نہ ہوئے تو حضورﷺ نے اپنی فتح کا جھنڈا حضرت علیؓ کو عطا کر دیا لحاظ حضرت علی کو جو خیبر کا جو جھنڈا ملا ہے وہ بہت بڑا منصب ہے۔ جس پر حضرت علیؓ فائز ہے۔

تو آقاﷺ نے بڑی محبتوں سے نوازہ جب حضور اور حضرت علیؓ جب خیبر کو فتح کر کے واپس آئے تھے تو حضور علیہ السلام نے آپ کا ہاتھ پکڑ لیا اور حضرت علیؓ کو ایک طرف لے گئے صحابہ سے ایک طرف لے گئے چل پڑے اور اشارہ کیا صحابہ کو پیچھے نہ آئے ہمارے صحابہ پیچھے روک گئے اور آپ حضرت علی کو ایک طرف لے گئے بہت پیارے جملے ہیں

حضرت سیدنا علیؓ نے خود اس احادیث کو روایت کیا ہے اور آپ نے فرمایا کہ مجھ سے نبی نے ارشاد فرمایا کہ اے علی اگر میں اس وقت تیری فضیلت لوگوں کے آگے کھول دوں کہی تیرا حساب عیسی جیسا نہ ہو جائے تیرا معاملہ عیسی سے نہ جا ملے کہ لوگ خدا کا بیٹا کہتے تھے حضرت عیسی کو استغفر اللہ تو کہی ایسا تیرے بارے میں نہ ہو جائے لحاظ میں تمہیں الگ لے کر آیا ہوں تو یاد رکھ

''میں تجھ سے ہوں اور تو مجھ سے ہے''

اور یاد رکھ تو جنت میں میرا ساتھی ہے تو حوض کوثر پر میرا ساتھی ہے مجھ سے جام لے لے کر میری امت کو پلائے گا میں جام تیرے ہاتھ میں دوں گا تو آگے پلائے گا خود نہیں کسی کو پکڑاؤں گا علی آگے جام پلائے گا اے علی یہ تیرا مرتبہ ہے جو تجھے میں نے بتا دیا ہے اس لیے کہ اگر میں اسے کھول دیتا تو دنیا عیسی کی طرح نہ اس کو لے جائے۔

فرمایا سنو جب میں قیامت کے دن اٹھوگا تو میرے دائیں طرف ابوبکر ہوں گے میرے بائیں طرف عمر ہوں گے میرے پیچھے عثمان ہوں گے اور اے علی تو میرے آگے چلے گا اور میرا لاوئے حمد تیرے ہاتھ میں ہوگا اور قیامت کے دن جو میرا جھنڈا ہوگا وہ بھی تیرے ہاتھ میں ہوگا اور جتنے بھی اس جھنڈے کے نیچے کھڑے ہوں گا وہ بھب پہلے تجھ سے سلام کریں گے۔ سبحان اللہ یہ حضرت علیؓ کی فضیلت ہے۔

پھر حضور علیہ السلام نے جب فتح مکہ فرمائی تھی تو آپ نے اس وقت جب بتوں کو گرایا تھا اور جو تین سو ساٹھ بت پڑے ہوئے تھے کعبہ کے گرد تھے اندر تھے ان کو گرانے کے لیے جس شخصیت کو ساتھ لے کر گئے تھے وہ حضرت علی المرتضی شیر خداؓ ہیں آپ دونوں گئے تھے آپ بتوں کو گراتے جاتے حضورﷺ آیت کریمہ پڑتے جاتے۔

حق آ گیا باطل مٹ گیا

حضور آیت پڑتے جاتے جس طرف حضور کی لاٹھی اٹھتی وہ بت گر جاتا ہاتھ لگانے کی بھی ضرورت نہ پڑتی یہاں تک کہ حضور کعبہ شریف کے اندر گئے ہابل بہت بڑا بت تھا حضورﷺ نے حضرت علی سے کہا اے علی ہابل کو بھی گرانا ہے تو حضرت علیؓ فرمانے لگے حضور کوئی حرج نہیں اب آپ میرے کندھوں پر چڑھیے اور لاٹھی سے اس کو گرا دیں میں حاضر ہوں کہا نہیں علی تو نبوت کا بوجھ برداشت نہیں کرے گا تو میرے اوپر

چڑھ جا (سبحان اللہ)۔۔حضرت علی المرتضیٰؓ فرمانے لگے حضور میری مجال نہیں ہے میں آپ پر اپنے قدم رکھوں فرمایا یو میرا حکم بھی ہے ہم دونوں اس وقت حق کے لیے آئے ہیں اللہ کے لیے آئے ہیں لحاظہ کوئی حرج نہیں ہے تم میرے اوپر چڑھو حضرت علیؓ نے اپنے دونوں پائے مبارک حضور کے کندھوں پر رکھے اور آپ بلند ہوئے اور ہابل کو گھرایا جب گھرا دیا تو حضور ﷺ نے پوچھا:

اے علی اس وقت کیا دیکھ رہے ہو فرمایا حضور خدا کی قسم اللہ کا عرش دیکھ رہا ہوں ساری حقیقتیں میرے سامنے کھل گئیں ہیں فرمایا مبارک ہو تم حقیقت تک پہنچ گئے ہو اتر آؤ جب اترے تو زمین پر آئے تو مسکرا دیئے حضور نے پوچھا کہ مسکرا کیوں رہے ہیں فرمایا کہ میں حیران ہوں کہ اتنی بلندی سے گرا ہوں پھر بھی بچھ گیا ہوں عرش سے زمین پر آیا ہوں پھر بھی بچ گیا ہوں اس لیے مسکرا رہا ہوں تو حضور ﷺ نے بڑی محبت سے فرمایا کہ اے علی تجھے بچنا ہی تھا تجھے اٹھانے والا محمد ہے اور اتارنے والا جبرائیل ہے تمہیں کیا ہو سکتا ہے حضور علیہ السلام نے بڑی برکتوں سے نوازا ہے۔

حضرت علیؓ کی زندگی کے چند گوشے

حضرت علیؓ سے سوال کیا گیا کہ اے علی آپ کے لیے یہ کہا گیا ہے خلافت کے حقدار آپ تھے جبکہ ابوبکر آ گئے پھر عمر آئے پھر عثمان آئے جبکہ خلافت آپ کا حق تھا تو حضرت علی سے جب یہ بات پوچھی گئی انہی کی احادیث ہے اور آپ نے ہی اس کا جواب دیا ہوا ہے تاکہ ذہن میں محبت واضح ہو جائے

حضرت علیؓ نے ارشاد فرمایا دیکھو بات یہ ہے تم نے کہا کہ نبی ﷺ نے مجھ سے کہا تھا کہ خلافت تیری ہے اگر یہ مجھے نبی نے کہا ہوتا تو خدا کی قسم میں کسی کو بھی نہ آنے دیتا کیونکہ میرے لیے نبی کا حکم سب سے بڑا ہے اگر حضور نے مجھے کہا ہوتا تیری خلافت ہے تو میں ابوبکر اور عمر کو قاتل کر دیتا اور میں خلافت پر آتا لیکن مجھے نبی نے ایسا کبھی کچھ نہیں فرمایا اور ہم نے دیکھا حضور نے اپنی زندگی میں نماز پڑھانے کا انتخاب ابوبکر کی کیا تو ہم سب سمجھ گئے کیونکہ نماز جو ہے وہ اصل دین ہے دین کی اصل نماز ہے تو حضور نے نماز کی امامت بھی ابوبکر کو دی اور ہمارے اوپر واضح کر دیا

''میرے بعد اگر کوئی خلیفہ ہوگا تو وہ ابوبکر ہی ہوگا''۔

سترہ نمازیں حضور نے آپ کے پیچھے پڑھی امامت ابوبکر کی ہوتی تھی اور پیچھے حضور کھڑے ہوتے تھے لحاظہ ہم اسی وقت سمجھ گئے تھے کہ اس کے بعد گنجائش نہیں رہی ہے اور میں نے جب ابوبکر کی بیت کی یہ بات بڑی ضروری ہے سمجھنا صدیق اکبرؓ کی بیت کرنے میں اہل بیت کے اندر عام صحابہ کی میں بات نہیں کر رہا جس شخص نے سب سے پہلے بات کی تھی حضرت علیؓ نے کی۔ پتہ نہیں کوئی ان کو بتاتا نہیں سب سے پہلے اہل بیعت میں حضرت علیؓ نے بیعت کی اور فرمایا میں تیری بیعت کرتا ہوں۔ حضرت ابوبکر کی خلافت پوری ہوئی اس کے بعد حضرت عمر نومینیٹ کر کے گئے حضرت عمر خلیفہ ہو گئے۔ یہ ایسا جملہ تھا اس پر حضرت علی فرماتے ہیں میرے ذہن میں یہ تھا کہ شائد مجھے نومینیٹ کر کے جائے گا کہ اب مجھے ہی کریں گے کیونکہ میں نبوت میں تھا۔ جو اس قابل تھا لیکن آپ نے عمر کو منتخب کیا تو میرے ذہن میں یہ چیز واضح ہو گئی کہ ابوبکر جو سوچتے ہیں سہی سوچتے ہیں درست سوچتے ہیں اس وقت جو حالات ہوئے ہیں عمر کے علاوہ کوئی نہیں سنبھل سکتا لحاظہ آپ نے حضرت عمر کی بھی بیعت فرمائی۔ حضرت عمرؓ جب وصال ہوا آپ فرماتے ہیں کہ مجھے پھر یقین تھا کہ عمر مجھے ہیں منتخب کریں گے لیکن حضرت عمرؓ نے چھ لوگوں کی کمیٹی بنائی چھ لوگوں کو فرمایا کہ اگر میرے بعد کسی کو خلیفہ بنانا ہے تو عوام کو کہہ دیا کہ ان چھ میں سے منتخب کر لینا اس میں حضرت علی خود بھی تھے اور چار دیگر صحابہ تھے آپ نے فرمایا جب حضرت عمر نے چھ لوگوں کی کمیٹی بنائی اور مجھے بھی اس میں رکھ دیا اور مجھے سمجھ آ گئی کہ معاملہ کچھ اور ہے۔ یاد رکھیئے حضرت علیؓ ذہانت میں بے مثال تھے فرمایا کہ میں سمجھ گیا کہ اب بھی معاملہ اور ہے اور حضرت عبدالرحمٰن ابن اوف بھی تھے اس میں تو آپ فرماتے ہیں انہوں نے پہلے ہی خود ہی چھ لوگوں میں سے آگے بڑھ کر عثمان غنیؓ کی بیت کر لی اور فرمایا کہ میں عثمان غنیؓ کے حق میں دستبردار ہوتا ہوں جب انہوں نے یہ عمل کیا تو مجھے سمجھ آ گئی کہ یہ مجھے اللہ کی طرف سے گائیڈ کیا جا رہا ہے رہنمائی دی جا رہی ہے کہ تم بھی یہی عمل کرو۔ لحاظہ میں نے بھی آگے بڑھ کر بیت کر لی اس طرح سارے عثمان غنیؓ کے ہاتھوں پر ہوئے جب آپ خلافت پر آئے حضرت عثمان غنیؓ کی شہادت ہوئی

تو آپ فرماتے ہیں کہ ان چھ لوگوں میں سے کوئی بھی زندہ نہیں تھا سوائے میرے پانچ شہید ہو چکے تھے میں اکیلا رہ گیا تھا جو عمر نے منتخب کیے تھے لحاظہ ان چھ لوگوں کی کمیٹی میں میں ہی موجود تھا تو اب خلافت میرا ہی حق تھی میں خلافت پر خود ہی آیا اور میں نے آ کر خود اپنا اعلان کیا۔ یہ سیدنا حضرت علیؓ کی کمزوری نہیں ہے عظمت ہے کہ آپ نے اپنے سے پہلے لوگوں کو موقع دیا بالکل اسی طرح دیا جس طرح حضور چاہتے تھے جس طرح امت کی بہتری تھی آپ نے اس کو اسی طرح حل کیا ہے لحاظہ یہ مسئلہ حل ہوا۔

سیدنا حضرت علیؓ کی زندگی کا بڑا معاملہ جو ہے وہ آپ کا علم ہے آپ نے خود اپنے لیے فرمایا ہے

''لوگوں مجھ سے پوچھو آسمانوں میں کیا ہو رہا ہے لوگوں مجھ سے پوچھو کہ زمینوں میں کیا ہو رہا ہے لوگوں مجھ سے پوچھو کہ دائیں اور بائیں کیا ہے لوگوں مجھ سے پوچھو کہ سمندروں میں کیا ہے میں ہر علم جانتا ہوں بلکہ تم مجھے یہ پوچھو کہ قرآن کی کون سی آیت کس میدان اور کس پہاڑ پر اتری ہے میں یہ بھی جانتا ہوں کہ قرآن کی آیت کہاں اور کیوں اللہ نے اتاری مجھے قرآن کا ہر علم آتا ہے''۔

سیدنا حضرت علیؓ نے فرمایا ہے کہ

''اللہ نے اپنے سارے علوم جو ہیں وہ قرآن میں رکھے ہیں فرمایا کہ قرآن کے سارے علوم سورۃ فاتحہ میں ہیں اور سورۃ فاتحہ کے سارے علوم بسم اللہ میں ہیں اور بسم اللہ کے سارے علوم بسم اللہ کی با میں ہیں اور با کے سارے علوم با کے نیچے جو نقطہ ہے اس کے اندر ہیں اور وہ نقطہ علی ہے''۔

ایک یہودی آپ کے پاس آیا اس نے آ کر کہا حضرت آپ اپنے آپ کو علم کے حوالے سے بڑا مشہور کرتے ہیں تو ایک سوال ہے چھوٹا سا آپ نے کہا جی پوچھیں آپ اپنی داڑھی دیکھیں بڑی گنی ہے اور میرے چہرے پر تھوڑی داڑھی ہے تو آپ کہتے ہیں کہ قرآن کا سارا علم ہے آپ کو قرآن میں ہر چیز کا بیان ہے تو کیا قرآن میں آپ کی اور میری داڑھی کا بھی بیان ہے؟

تو حضرت علیؓ مسکرا دیئے اور فرمایا کہ قریب آؤ میں تمہیں بتاؤں کہ قرآن میں تیری داڑھی کا بھی بیان ہے اور میری داڑھی کا بھی بیان ہے فرمایا قرآن میں اللہ نے کہا کہ بعض زمینیں ہم نے زرخیز پیدا کی ہے وہاں سے زیادہ سبزہ اگتا ہے اور بعض زمینیں ہم نے بنجر پیدا کی ہیں۔ وہاں سے تھوڑا سبزہ اگتا ہے۔ یہ تھوڑا سبزہ تیری داڑھی ہے اور زیادہ سبزہ میری داڑھی ہے

زندگی کا دوسرا روشن پہلو عبادتیں ہیں

سیدنا حضرت علیؓ آپ کا عبادات میں کوئی ثانی نہیں ہے۔ کسی نے پوچھا آپ کی پسندیدہ چیزیں کون سی ہیں فرمایا کہ گرمیوں کے لمبے روزے اور سردیوں میں صبح کا وضو اور اگر یہ دونوں بھی ہوں اور میں جہاد میں گھوڑے کی پیٹھ پر بھی ہوں مجھے یہ پسند ہے سخت زندگی گزارنا حضرت علیؓ کی پہچان ہے ویسے ہی نہیں حضرت امام حسینؓ نے قربانی دے دی والد کی تربیت ہی ایسی تھی فرمایا یہ ہے میری پسند گرمیوں کے لمبے روزے ہوں اور سردیوں میں ٹھنڈا وضو اور یہ دونوں حالتیں میرے اوپر ہوں اور میں جہاد کرنے جا رہا ہوں۔

کسی نے سوال پوچھا کہ آپ میں جہاد کے دوران ایک بات دیکھی گئی ہے جب آپ جہاد میں ہوتے میدان میں ہوتے جب آپ روانہ ہوتے جہاد کے لیے اور جب آپ میدان میں داخل ہو جاتے تو آپ کے بارے میں آتا ہے کہ آپ کبھی بھی پیچھے مڑ کے نہیں دیکھتے تھے یعنی جب تک جنگ کا فیصلہ نہ ہو جاتا تھا علیؓ کا چہرہ پیچھے نہیں پڑتا تھا لوگ کہتے کہ علیؓ روانہ ہوئے ہیں اب تو فتح کر کے ہی آئیں گے۔ واپسی حضرت علیؓ کی پیچھے مڑ کے نہیں ہوتی تھی۔ کسی نے پوچھا حضور جنگ میں کیا حالت ہوتی تھی آپ کیا آپ کے معاملے کیسے ہوتے تھے؟

تو آپ نے ایک جملہ ارشاد فرمایا

لوگوں مجھ سے جنگ کا حال پوچھتے ہو میں تم سے جنگ اس طرح کرتا ہوں

کہ موت مجھ پر آن پڑے یا میں موت پر جا پڑھوں مجھے اس کی پرواہ نہیں ہوتی اس قدر بہادری اور دو منہ والی تلوار استعمال کرتے اس کا دستہ کہا جاتا ہے دو من وزنی تھا اور حضرت علیؓ اس کو اٹھاتے تھے اور آپ کی تلوار کے بارے میں کہا جاتا ہے صحابہ اس کو اٹھانے سے پرہیز کرتے تھے کہ حضرت علی کی تلوار تھی وہی تلوار تھی جب آپ نے مرحب کو ماری وہ بھی ایسا معاملہ ہے اس پر کیا عرض کیا جائے کہ مرحب نے جب آ کر کہا تھا کہ میں جو ہے کبھی نہیں ہارا ہوں کسی جنگ میں تو آپ نے جب جوابا کہا تھا میری ماں نے میرا نام حیدر رکھا ہے شیر ہوں اللہ کا تو اس وقت اس کو خیال آیا تھا۔

رات ہی اس نے خواب دکھی تھی اپنے کسی ساتھی سے ذکر کی تھی مجھے بعد میں بتایا تھا کسی ساتھی نے کہ اس نے رات خواب میں دیکھا کہ شیر نے اس پر حملہ کر دیا ہے اور شیر اس کو چیر پھاڑ گیا ہے خواب میں وہ دیکھ چکا ہے لیکن جب سیدنا حضرت علیؓ نے کہا میں شیر ہوں تو یاد آ گئی خواب ساری لیکن پھر بھی پیچھے نہ ہٹا تو کہا کہ اے بچے تو چھوٹا سا ہے معصوم لگ رہا ہے مجھے میرے ہاتھ سے ضائع ہو جائے گا تو حضرت علیؓ فرمانے لگے کہ تو مجھے چھوٹا نہ سمجھ میری تلوار تو سہہ نہیں سکے گا کہ بہتر یہ ہے کہ تو پہلے وار کر لے اس نے کہا نہیں تو کر لے تیرے اندر کوئی رہ نہ جائے تو اگر کر لے گا تو تیری بچت ہونے والی نہیں اس نے پھر وار کیا تو آپ کی زرہ کٹتی ہوئی اور آپ کے چہرے پر لوہے کا ہوڈ تھا وہ بھی کاٹتا ہوا پیشانی پر آ کر تلوار رکی اور تلوار کی نوک چوبھی خون نکلا جب آپ نے وار کیا تو آپ کی دو من وزنی دستے والی تلوار دی اور ایسا وار فرمایا

اس کے جسم گھوڑے کو کاٹتی ہوئی زمین میں چلی گئی اور فرمایا کہ تجھے کہا تھا نہ کہ جب وہ دو حصوں میں تقسیم ہوا تو پہلے وار کر لے۔ یہ سیدنا حضرت علیؓ کی شجاعت ہے یو حضرت علیؓ کی محبت ہے جس پر دنیا آج بھی کلمے پڑتی ہے۔ اللہ اکبر

سیدنا حضرت علیؓ آپ کی ساری زندگی جنگوں میں ہی گزری ہے جنگ یمن ہوئی جنگ صافین ہوئی اور اسی طرح حضرت عائشہؓ کے ساتھ بھی اسی طرح آپ کا اختلاف ہوا ایک جنگ آپ کے ساتھ بھی ہوئی اتنا سخت اختلاف رہا کہ لوگوں نے کہا کہ اے علی تم سے پہلے بھی دور گزرے حضرت عثمان کے حضرت عمر کے امن والے تھے تیرے دور میں بڑی بدامنی ہوئی ہے اس کی کیا وجہ ہے اتنی جنگیں۔ حضرت علی فرمانے لگے سنو اس لیے بدنصیبوں کہ ان کو مشورہ دینے والا علی ہوتا تھا وہ میرا ہر مشورہ مانتے تھے ابو بکر میرے ہر بات کو تسلیم خم کرتے تھے عمر میری بات سن کر چھپ ہو جاتے حضرت عثمان کو جو کہتا وہ عمل کرتے لحاظ ان کے مشورے میں میں شامل ہوتا تھا اس لیے ان کے دور میں امن رہا ہے میرے مشوروں میں تمہارے جیسے جاہل لوگ ہیں یحاظہ میرا سارا دور جنگوں کا دور ہے تو اس بات کو کہہ کر آپ نے وضاحت کر دی کہ اگر لیڈر کو مشورہ دینے والا اچھا نہ ملے تو لیڈر کا کوئی پصور نہیں ہے اس کو مشورے دینے والے لوگ اور شورہ ہی نہیں ٹھیک تو اس سے لیڈر کا کوئی قصور نہیں ہے۔

سیدنا حضرت علیؓ نے زندگی کے تمام معاملات جو امام حسینؓ اور امام حسنؓ کے ساتھ جو کیا اور آپ کی جو خوبصورت تربیت فرمائی اور سیدنا حضرت فاطمہؓ کے ساتھ جو آپ کی زندگی گزری وہ ضرب مثل ہے ہم سب کے لیے ایک کامل باپ کا نمونہ علی کے اندر ہے ایک کامل معلم کا نمونہ علی کے اندر ہے ایک کامل بہادر جرنیل کا نمونہ علی کے اندر ہے یہاں تک کہ ایک کامل انسان کا نمونہ بھی علی کے اندر ہے۔

سیدنا حضرت علیؓ کی ساری زندگی ایک بات پر گواہ ہے کہ آپ نے حضور ﷺ کے دین کا پہرہ دیا ہے اور آپ نے حضور کے دین کے لیے ہی اپنی تمام زندگی کو وقف کیا ہے اور ساری زندگی آپ کے ساتھ اسی طرح گزری ہے اور جب آپ کے وصال کا وقت آیا جب آپ کی شہادت کا وقت آیا تو ابن ملعجم جو خارجی تھا اور اس کے ساتھ دو اور اس کے ساتھی یہ دونوں مسجد میں آ کر چھپ گئے کوفہ آپ کا دارالحکومت تھا وہاں اس کی جامع مسجد میں تینوں آ کر چھپ گئے۔ حضرت علیؓ نے اسی دن رات کو خواب دیکھا کہ حضور ﷺ کے پاس آپ موجود ہیں اور آقا ﷺ فرما رہے ہیں اے علی تم آ جاؤ ملوں آ کر صبح اٹھ کر فجر سے پہلے ہی امام حسن کو سنا رہے ہیں اور امام حسن کو فرمایا کہ مجھے اس طرح خواب آئی ہے مجھے لگ رہا ہے کہ میرے پاس وقت تھوڑا ہے یہ کہہ کر آپ مسجد کی طرف روانہ ہوئے آپ داخل ہوئے تو اس بدبخت نے آپ پر حملہ کر دیا آپ کو پیشانی پر تلوار لگی اور آپ کی آدھی پیشانی کٹ گئی زخم بڑا گہرا تھا۔ لیکن میں ایک بات کہتا ہوں اسی بات پر سیدنا حضرت علیؓ کا سارے کا سارا مدار ہے آپ کی سیرت کا یہ پہلو اللہ ہمارے اندر پیدا کر دے۔

آپ کو جب تلوار لگی اور وہ زخم جب آیا آپ نے اس وقت ایک جملہ بولا جو تاریخ میں سنہری حروف سے لکھا گیا ہے آپ نے فرمایا

''لوگو! میں کامیاب ہو گیا''

یہی تو میں چاہتا تھا شہادت ہی تو سیدنا حضرت علیؓ کی آرزو تھی اس کے لیے میں نے جنگیں لڑی اور ساری زندگی واقف کر دی کہ کہی شہادت نصیب ہو جائے تو میں لوگوں دیکھو کامیاب ہو گیا لوگوں نے آگے بڑھ کر پکڑا ابھی ایک قاتل کر دیا گیا اور دو بھاگ گئے۔ سیدنا حضرت علیؓ نے یہ بات کہہ کر ہمارے لیے تعلیم کا ایک بہت بڑا دفتر کھول دیا۔

''کہ اصل کامیابی اللہ کے دین کے اندر ہے اصل کامیابی اللہ کے دین پر عمل کر کے ہے۔''

؎ جان دی ہوئی اسی کی تھی حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

یہی ساری زندگی کا حاصل تھا یہی میں چاہ رہا تھا کہ نبی پر قربان ہو جاؤں دین پر قربان ہو جاؤں

؎ پیدائش بھی اللہ کے گھر میں ہوئی اور شہادت بھی اللہ کے گھر میں ہوئی

یہ مرتبہ و مقام سیدنا حضرت علیؓ کا ہے اللہ عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

قبلہ ابوالبیانؒ کافی دفعہ چیلنج کر چکے ہیں

''لوگو! محبت علیؓ کا درس صرف اہلسنت کے پاس ہی ہے اگر تم دعوا کرتے ہو تو آؤ ایک طرف سٹیج تم لگاؤ ایک طرف سٹیج میں لگاؤں تم بھی علی کا ذکر کرو میں بھی علی کا ذکر کروں جس کے سٹیج پر علی خود چل کر آ جائیں وہ سچا ہے۔''

اور کہا تھا تم سارا دن علی علی کرتے ہو

؎ نہ علی نے بوٹی پیتی نہ پیہیاں سن وانگاں اے چھوٹی تہمت لائی علی تے کتی قوم ملنگاں